مومن کا عقیدہ

مولفہ

غلامِ علی

E mail ;- ghulameali110@yahoo.com

Website ;- www.mominkaaqeeda.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

مومن کا عقیدہ

مولف

غلامِ علی

Contact :- 0345 3028750

E mail ;- ghulameali110@yahoo.com

Website ;- www.mominkaaqeeda.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

پیش لفظ

تمام تعریفیں ان محمدؐ و آل محمدؐ کے لیے جو یکران توحید ہیں--- جو اللہ کا مجسم ظہور ہیں---

جو اسم اللہ اور توحید کی حقیقتوں کے خالق اور مالک ہیں--- جو اللہ کی وحدویت کا مظہر ہیں--- جن سے ہٹ کر کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا---

ربانیت، رحمانیت، الوہیت، وحدانیت اور معبودیت جن کے قدم چومتی ہے---

جن کے در پر خدائی سجدہ ریز رہتی ہے--- جو اپنے غلاموں تک کو مامور کن فیکن بنا دیتے ہیں--- جو غفور و رحیم ہیں--- جو خالق صراط مستقیم ہیں--- جو مالک یوم الدین ہیں--- جو معبود برحق ہیں--- جو معبود عالمین ہیں--- جو ہم سب کے پروردگار ہیں اور ہم سب ان کے ناچیز بندے ہیں--- بس وہی قابل پرستش ہیں اور ہم سب ان کے عبادت گذار ہیں--- ہماری ہر عبادت ان معصومینؑ کے لیے ہے اور وہی ہمارے خالق و مالک حقیقی ہیں------

ساتھ ساتھ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر--- لعنت ہو عزاداری حسینؑ کے دشمنوں پر---

لعنت ہو ہر اس شخص پر جو فضایل معصومینؑ پر شک کرتا ہے یا معصومینؑ کے فضایل کو گھٹانے یا چھپانے کی کوشش کرتا ہے--- لعنت ہو ان تمام افراد پر جنہوں نے کسی بھی دور میں حق محمدؐ و آل محمدؐ غصب کیا--- لعنت ہو ہر دور اور ہر زمانے کے عمر، بکر اور عثمان پر--- لعنت ہو یزید، معاویہ اور تمام سفیانی نسلوں پر--- لعنت ہو بنی امیہ اور بنی عباس کے تمام ظالم اور جابر حکمرانوں پر--- لعنت ہو آج کے دور کے یزیدوں اور عمروں پر--- لعنت ہو تمام آل سعود پر--- لعنت ہو زنازادے سعودی حکمرانوں پر--- لعنت ہو ہر ملا، مفتی اور مولوی پر--- لعنت ہو دہشت گرد مسلمانوں کی تمام مساجد اور مدارس پر جو دہشت گردی کے مراکز ہیں--- لعنت ہو مسلمانوں کی تمام عبادتوں پر جن میں ولایت علیؑ کا اقرار شامل نہیں ہوتا--- لعنت ہو ان نمازوں پر جو ذکر علیؑ سے خالی ہوتی ہیں--- لعنت ہو ان نمازیوں پر جو اپنی نمازوں میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتے--- لعنت ہو تمام فتوا باز خمس خور مجتہدوں اور ان کے مقلدوں پر--- لعنت ہو ان تمام اشخاص پر جو معصومینؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کی تقلید کرتے ہیں--- لعنت ہو ان پر جو القابات اور مناقب معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور ان کو غصب کر کے اپنے لیے استعمال کرتے ہیں--- لعنت ہو ہر اس شخص پر جو غیر معصوم ہوتے ہوئے خود کو امام، رہبر، آیت اللہ، عالم، مولانا یا ولی امر کہلواتا ہے--- لعنت ہو بالخصوص خمینی، خامنہ ای، سیستانی سمیت ان تمام علماے سو پر جو مذہب شیعہ میں بگاڑ پیدا کرنے میں مصروف ہیں--- لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمنان معصومینؑ پر تبرا نہیں کرتا یا تبرا سے روکتا ہے---

اللہ کی لعنت ہو تمام غاصبین، ظالمین، فاجرین، فاسقین اور مضلین پر---

بے شمار و بے حساب درود و سلام ہوں محمدؐ و آل محمدؐ پر

مولاؑ کے فضل و کرم سے مودت معصومینؑ ۲-۱ ، بحر الفضل اور مرگ بر مقصرین کے بعد مومن کا عقیدہ میری پانچویں کاوش کی صورت میں بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں حاضر ہے۔

جیسا کے نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں بھی ہم مذہب جعفریہ کے بنیادی عقاید پر ہی بات کریں گے۔ ہم ان عقاید پر بات کریں گے جن پر مسلسل مقصروں اور خارجیوں کی جانب سے حملے کیے جا رہے ہیں۔

مومن!

یہ بات واضح ہونی چاہیئے کہ حقیقی مومن مولاؑ کی جانب سے چنا ہوا انسان ہوتا ہے۔ مومن چاہے جس گھر جس ماحول میں بھی پیدا ہو عقیدۂ حق کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ حقیقی مومن پر گھر کا ماحول اور خاندانی عقاید کوئی اثر نہیں ڈالتے اور مولاؑ اپنے حلالی موالی بندے کی خود رہنمائی فرماتے ہیں۔ مومن اگر کسی منکر کے گھر میں بھی پیدا ہو تو اس کی خاندانی منکری مومن کے عقیدے اور ایمان کا کچھ نہیں بگاڑ پاتی۔ مومن اگر ابوبکر کے گھر میں بھی پیدا ہو تو مومن رہتا ہے چاہے اس کا صلبی باپ کتنا ہی بڑا حرامی کیوں نہ ہو۔ مولاؑ خود مومن کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ کوئی انسان کسی مومن کی رہنمائی نہیں کرسکتا۔۔۔ وہ مومن ہوتا ہی نہیں جو کسی انسان سے رہنمائی حاصل کرے۔ مومن کا عقیدہ مولاؑ کی عطا ہوتا ہے اور حقیقی مومن کبھی عطا میں خطا نہیں کرتا۔

عقیدہ حق!

عقیدہ کبھی کسی پر تھوپا نہیں جا سکتا، عقیدہ نہ کتابوں سے حاصل ہوتا ہے، نہ خاندان سے وراثت میں ملتا ہے، نہ تبلیغی اجتماعات سے حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی ملا و مولوی کی تقاریر سے مل پاتا ہے۔ عقیدہ صرف اور صرف مولاؑ کی عطا ہوتا ہے جسے وہ اپنے چنے ہوئے حلالی موالی مومن بندے کو عطا کرتے ہیں۔ عقیدۂ حق کسی حرامی کے لیے ہوتا ہی نہیں۔

کچھ کم عقلوں کا خیال ہے کہ اچھی صحبت کسی کو مومن بنا سکتی ہے یا اچھی صحبت کے نتیجے میں کسی شخص کے عقیدے کی تعمیر ہو سکتی ہے! مگر یہ خیال سراسر غلط ہے اچھی صحبت یا اچھی محفل کسی کو مومن نہیں بنا سکتی۔ اگر اچھی صحبت کسی کو مومن بنا رہی ہوتی تو عمر، بکر، عثمان بھی مومن بن چکے ہوتے۔ یہ ۳ حرامی ۲۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ صحبت نبیؐ میں رہنے کے بعد بھی مومن نہ بن پائے تو بھلا کوئی اور کسی اچھی صحبت کے نتیجے میں کیا مومن بنے گا؟

آج کل ہر کوئی خود کو فخر سے مومن کہلوانے کا شوق رکھتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ حقیقی مومن آج آٹے میں نمک کے برابر بھی موجود نہیں ہیں۔ عقیدے پر قایم رہنا اور عقیدے کی تلخی کو برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ عقیدۂ حق کا

راستہ بہت ہی کٹھن ہے اور بڑے بڑے self made so calld مومن اس راستے پر ڈگمگا جاتے ہیں۔ کسی نہ کسی مقام پہ آ کر self made so calld مومنین کے ظرف کے پیانے چھلک پڑتے ہیں۔ صرف حقیقی مومن ہی عقیدے پر قایم رہ سکتے ہیں۔ جن کو مولاؑ نے چنا ہوا ہوتا ہے۔

کچھ جاہلوں کا خیال ہے کہ وقت اور حالات کے حساب سے عقیدے کو چھپا لینا چاہیے اور سر عام عقیدے کا اظہار ضروری نہیں ہے! یہ خیال بھی سراسر غلط ہے۔ عقیدہ ہوتا ہی وہ ہے جس کا اظہار ہو اور مومن وہ ہوتا ہے جو ہر مقام اور تمام حالات میں اپنے عقیدے کا سر عام اظہار کرے چاہے اس اظہارِ حق کے نتیجے میں جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ جو افراد عقیدے کو چھپاے پھرتے ہیں اور وقت اور حالات سے ڈرتے ہیں وہی منافقین ہوتے ہیں اور ان کا سرے سے کوئی عقیدہ ہوتا ہی نہیں۔ حقیقی مومن تو سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ، میثم تمارؓ، عمار یاسرؓ، مالک اشترؓ اور مقدادؓ کی طرح اپنے عقاید کا سر عام اعلان کرتا ہے۔

ہر حقیقی مومن کے ایمان کے ۴ ستون ہوتے ہیں

۱۔ ولایت علیؑ ۲۔ عزاداری حسینؑ ۳۔ فضایل معصومینؑ ۴۔ تبرا بر دشمنانِ معصومینؑ

یہ وہ ستون ہیں جن پر مومن کے ایمان کی عمارت کھڑی ہوئی ہوتی ہے اور اگر ان ۴ میں سے کوئی ایک بھی ڈگمگا جاے تو مومن کے ایمان کی عمارت قایم نہیں رہ سکتی۔

حقیقی مومن وہ ہے جو ہر مقام پر ہر وقت اٹھتے بیٹھتے دوران ہر عبادت اقرار ولایت علیؑ کرے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو عزاداری حسینؑ کو صلوۃ حقیقی سمجھ کر تمام زندگی محو عزاداری رہے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو فضایل معصومینؑ کا بیان کرے، ان پر ایمان رکھے اور کبھی معصومینؑ کی کسی بھی فضیلت پر شک یا اس کا انکار نہ کرے۔

حقیقی مومن وہ ہے جو ہر جگہ ہر وقت معصومینؑ کے تمام دشمنوں پر سر عام تبرا کرے۔

مومن کے ایمان کی سب سے بڑی نشانی یقین ہے۔ مولاؑ نے فرمایا ایمان یقین ہے۔

کوئی شکی انسان صاحب ایمان ہو ہی نہیں سکتا۔

جو افراد ولایت علیؑ پر شک کرتے ہیں، جو فضایل معصومینؑ پر شک کرتے ہیں وہ حرامی تو ہو سکتے ہیں مومن نہیں ہو سکتے۔

آج کل لوگوں میں شک کی بیماری بہت پائی جاتی ہے۔ جہاں فضایل معصومینؑ بیان ہوتے ہیں یا ولایت کی بات ہوتی ہے وہیں عمر لعنتی کے شکی بچے شک کی عینک لگا کر فضایل معصومین اور ولایت کے انکار میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

معصومینؑ کی کسی بھی فضیلت پر شک کرنا یا اس کا انکار کرنا گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتا ہے مگر عمر کے حرامی بچے فضایل معصومینؑ اور ولایت علیؑ پر شک کرنے اور انکار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جن افراد کو اپنے شجرے پر شک ہوتا ہے وہی معصومینؑ کے فضایل پر شک کرتے ہیں۔ جن لوگوں کی اپنی ولادت ؟ پاک ہوتی ہے وہی ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے فضایل کو برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ۔ ہمارے فضایل کو انبیا، ملایکہ اور سچے مومن کا دل ہی برداشت کر سکتا ہے۔
بس مولا تمام حقیقی مومنوں کی رہنمائی فرمایں اور احسن عقیدے پر قایم رکھیں۔ آمین یا علی رب العالمین۔
قصہ مختصر یہ کہ میری نئی کتاب مومن ۱۲ عقیدہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر اس کو پڑھ کر دل کو خوشی ملے تو ایمان تازہ ہوجاے تو اپنی ماں کے کردار کو داد دیجیے اور اگر اس کتاب میں کچھ برا لگے تو اپنی ماں کی غلطیوں کی نشاندہی اور اپنے شجرے کی ٹوٹی ہوئی کڑیوں کی تلاش شروع کر دیں۔

ناشرِ تبرا غلام علی

توحیدِ الٰہی

عقیدہ توحید اصل ایمان ہے۔ جب سے دنیا خلق ہوئی ہے اللہ بندوں کو حقیقت توحید سے روشناس کرانے کے لیے اپنے نمایندے بھیجتا رہا۔ اللہ نے ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاؑ کو نازل کیا تاکہ وہ انسان کو حقیقت توحید سے روشناس کرا سکیں۔ مگر انسان کی یہ فطرت ہے کہ انسان درِ معصومینؑ سے ہٹ کر اپنے پروردگار کو تلاش کرتا ہے۔ اس تلاش میں انسان کو ہمیشہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر پھر بھی انسان مسلسل نہ ماننے کی ضد میں مبتلا رہتا ہے۔ تمام انبیاؑ نے مخلوق کو توحید الٰہی سے روشناس کرانے کی کوشش کی مگر انسانوں کی اکثریت نے ان کا انکار کیا اور اپنی عقل ناقص کی روشنی میں اپنے پروردگار کی تلاش میں معروف رہے۔

انسان جس جس چیز سے متاثر ہوتا رہا اسے اپنا خدا تسلیم کرتا رہا۔ کبھی پہاڑوں کی ہیبت کو دیکھ کر پہاڑوں کو اپنا رب ماننے لگا۔ کبھی درختوں کی بلندی کو دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ اس کے خدا ہیں۔ کبھی آتش کی تندی سے متاثر ہو کر آتش کو اپنا پروردگار سمجھنے لگا۔ کبھی سورج کی روشنی کا مشاہدہ کر کے انسان کو گمان ہو کہ شاید یہ سورج ہی خداوند ہے۔ کبھی دریاوں کی روانی سے متاثر ہو کر انسان دریاوں کو اپنا معبود ماننے لگا۔ یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ انسان جس جس چیز سے متاثر ہوتا رہا اسے خدا سمجھتا رہا مگر انسان کی ناقص سمجھ ہمیشہ غلط ثابت ہوتی رہی۔ کیونکہ انسان درِ معصومینؑ سے ہٹ کر کسی خدا کو تلاش کرنا چاہتا تھا جو ناممکن ہے۔ اللہ کے انبیاؑ آتے رہے اور انسان کو حقیقتِ توحید سے روشناس کرانے کی کاوشیں کرتے رہے اور انسانوں کی اکثریت انبیا کا انکار کرتی رہی

پھر اللہ نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اور لوگ اس کے وجود سے آشنا ہو پائیں اس لیے اللہ محمدؐ وآل محمدؐ کے بے مثل و بے نظیر پیکروں میں ڈھل کر دنیا میں ظاہر ہوا۔ محمدؐ وآل محمدؐ نے انسانیت کو اعلیٰ ترین دین دینِ اسلام عطا کیا۔ دین کی بنیاد معرفت الٰہی کو قرار پائی اور انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ معرفت الٰہی حاصل کریں اور اپنے حقیقی رب کو پہچانیں۔ محمدؐ وآل محمدؐ نے انسانوں کو توحید شناسی کا بہترین موقع فراہم کیا مگر انسانوں کی اکثریت نے ہمیشہ محمدؐ وآل محمدؐ کو اللہ سے الگ تصور کیا اور معصومینؑ کے پاک در سے ہٹ کر خدا کو ڈھونڈتے رہے۔

انسانوں نے کبھی اپنی ناقص عقل کی روشنی میں اللہ کو سمجھنے کی کوشش کی کبھی دنیاوی فانی علوم کے ذریعے سے اللہ کو جاننا چاہا کبھی صحراوں میں چلے کاٹ کر اللہ تک پہنچنا چاہا کبھی مسجدوں میں سجدے میں سر رگڑ کر اللہ کو پانا چاہا مگر انسان ہمیشہ ناکام رہے اور انہیں کبھی معرفت الٰہی حاصل نہ ہو سکی کیونکہ محمدؐ وآل محمدؐ کے در سے ہٹ کر قرب و معرفت الٰہی حاصل کرنا ناممکن ہے۔

انسان ہمیشہ محمدؐ وآل محمدؐ کو اللہ سے جدا مانتے رہے جبکہ محمدؐ وآل محمدؐ کی وحدت ہی اصل توحید ہے۔ اللہ جب بکھرتا ہے تو معصومینؑ کے نام سے جانا جاتا ہے اور معصومینؑ جب سمٹ جاتے ہیں تو اللہ کہلاتے ہیں۔

اس حوالے سے میں چند اقوال معصومینؑ پیش کر رہا ہوں جن کی روشنی میں حقیقت توحید الہی کو جاننے اور سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

آیت اللہ العظمی امام برحق مولا تقی جل جلالہ فرماتے ہیں کہ ہم محمدؐ و آل محمدؑ اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے ہی بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں ہمی ہی اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں ہم اللہ سے جدا نہیں ہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے۔ ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری عبادت کرنا ضروری ہے۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں (بحوالہ کتاب علوم امامیہ)

قول معصومؑ سے ثابت ہوا کہ معصومینؑ ہی اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہیں اور معصومینؑ ہی اللہ کا باطن ہیں۔ معصومینؑ اللہ کا بنیادی حصہ ہیں اور جو بھی معصومینؑ کو اللہ سے الگ تصور کرے گا وہ دراصل اللہ منکر ہوگا۔

اس ضمن میں رب الارباب مولا علیؑ کے چند فرامین پیش کر رہا ہوں جن کی روشنی میں حقیقت توحید تک پہنچنے میں مزید آسانی ہوگی۔

آیت اللہ العظمی خالق حقیقی امام متقیان مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں باربار آنے والا ہوں میں باربار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔

میں آمدوں والا ہوں میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ ہی کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہونگا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہونگا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود رہتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا میں انسانوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں جہاں جہاں جو جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور منشا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے۔ میرا ہر عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز محور اور مظہر ہوں۔ (بحوالہ کتب خطبات علویہ، بحر المعارف)

مولاؑ اپنے ایک اور فرمان میں فرماتے ہیں

میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں سما جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں میں

اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں میں ہی اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کی الھویت اور صمدانیت کا مالک ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب حقیقت تقویٰ)

مولاؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

میں خالقوں کا خالق ہوں میں نا سمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کا خالق ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملائکہ اور انبیا کو احسن طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کھدوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہو۔ جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ وہ میرے پاس ہے۔ جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب خطبات علویہ)

ایک بار مولاؑ ممبر سلونی پر براجماں تھے کہ سلمان فارسیؓ نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی۔ میں توحید کا جسم ہوں۔ میں ہی قل ھو اللہ احد ہوں۔ میں ہی اللہ الصمد ہوں۔ میں ہی ولم یکن لہ کفوا احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں میں ہی اکیلا ہوں۔ میں ہی بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔ مولاؑ کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کی کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔

مولاؑ نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میری اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں۔ میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آل بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیٰؐ ہوں۔ میں ہی فاطمۃ الزہراؑ ہوں۔ میں ہی حسن مجتبیٰؑ ہوں۔ میں ہی حسینؑ ہوں۔ میں ہی زینبؑ و کلثومؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمطلبؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمنافؑ ہوں۔ میں ہی ہاشمؑ ہوں۔ میں ہی ابو طالبؑ ہوں۔ آنے والے باقی امام بھی میرا ہی نزول ہونگے۔ مجھے سمجھنا ناممکن ہے۔ میں تمام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے۔ کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے۔ (بحوالہ کتاب اسرار حق)

خالق دو جہاں نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا

میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں میں لوح محفوظ ہوں میں جنب اللہ ہوں اور قلب خدا

ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں۔ نوح کا مددگار میں ہوں میں ابراہیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں درختوں پر پتے پیدا کرنے والا

میں ہوں پھلوں کو اگانے والا میں ہوں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت اور جہنم کا

تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آگئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا۔ میں مومنین کی نماز، زکوۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں صاحب طور ہوں میں کتاب مستور ہوں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں میں مشرق سے مغرب تک مخلوق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیؐ میں ہوں علی مرتضیٰؑ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔ (بحوالہ کتاب بحر المعارف)

مولا علیؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ علیؑ ہی اسم اللہ اور فکر توحید کے خالق ہیں علیؑ ہی اللہ کی موجودگی کے خالق ہیں علیؑ ہی قل ھو اللہ احد ہیں علیؑ ہی الوہیت، ربانیت، وحدانیت، رحمانیت اور معبودیت کے مظہر ہیں۔ علیؑ ہی کے دم سے اللہ کا وجود باقی ہے۔ علیؑ ہی خالق، رازق، مالک، رہبر اور رب حقیقی ہیں۔ گویا جسے عرش پر اللہ کہا جاتا ہے اسے فرش پر علیؑ کہا جاتا ہے۔ علیؑ ہی وحدہ لاشریک ہیں۔ علیؑ ہی زمین پر اللہ کا ظہور ہیں جو مختلف مقامات پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ کہیں علیؑ علیؑ کی شکل ظاہر ہوئے تو کہیں علیؑ محمدؐ کی شکل میں ظاہر ہوئے کہیں حسنؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے تو کہیں حسینؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے علیؑ ہی اللہ کا ظہور بن کر بار بار معصومینؑ کی شکل میں ظاہر ہوتے رہے۔ ہر معصوم علیؑ اللہ کا ہی ظہور تھا اور آج بھی علیؑ مولا امام مہدیؑ کی صورت میں پردہ غیب میں حاضر و موجود ہیں۔ یہ ہے حقیقت توحید۔ معصومینؑ سے ہٹ کر کوئی خدا وجود نہیں رکھتا۔ معصومینؑ میں ہی اللہ پوشیدہ ہے انہی کی معارفت معارفت الٰہی ہے انہی کی وحدت کو توحید کہا جاتا ہے۔ ہر اسم کے لیے جسم کا ہونا ضروری ہے اللہ ایک اسم کی صورت موجود تھا اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اس لیے اس نے معصومین کی شکل میں ظہور کیا۔

بہت سے کم ظرف لوگ ایسے ہیں جو معصومین کو کسی نامعلوم خدا کا عبد ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ ایسے کم ظرف افراد یہ سوال اٹھائیں گے کہ اگر معصومین اللہ کا ظہور تھے تو انہوں نے سجدہ کس کو کیا؟ اس بات کا جواب بھی مولاؑ کے فرامین میں موجود ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں۔ میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں۔ میں نے عبادت کی تاکہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھا سکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا

پروردگار ہوں۔ میں مرکزِ سجود ہوں۔ دنیا میں جو بھی شخص بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب اسرار الحمد امیت)

مولاؑ ایک اور مقام پہ فرماتے ہیں عابد بھی میں ہوں اور معبود بھی میں ہوں ساجد بھی میں ہوں اور مسجود بھی میں ہوں۔

مولاؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ معصومینؑ نے جب بھی سجدہ کیا یا کسی بھی قسم کی عبادت کی وہ دراصل انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کے لیے تھی۔ معصومینؑ نے ہمیشہ اپنی ہی حقیقت کو سجدہ کیا اپنی ہی عبادت کی۔ اس لیے معصومینؑ کو کسی نامعلوم خدا کا عبد قرار دینا غلط ہے۔

ان حقیقتوں کو پڑھ کر بہت سے لوگوں کے ظرف چھلک پڑے ہونگے۔ بہت سے لوگوں کے سینے مقصری کی آگ سے جل رہے ہونگے۔ بہت سے لوگوں سے معصومینؑ کا فضایل برداشت نہیں ہو رہے ہونگے مگر کوئی جلتا ہے تو جلے مرتا ہے تو مرے میرا کام حقیقت بیان کرنا ہے سو میں حقیقت بیان کرتا رہوں گا۔

یہ سب معارفت کی باتیں ہیں ان باتوں کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مسلمان اب تک ملا، مفتی اور مجتہدوں کے فتووں اور توضیح المسایل کی کندگی سے ہی باہر نہیں آسکے وہ کیا ان باتوں کو سمجھیں گے۔۔۔

معارفت الٰہی حاصل کرنے کے لیے سلمانؑ جیسے پختہ یقین کی ضرورت ہے شک کے دریا میں غرق مسلمان کبھی معارفت الٰہی حاصل نہیں کرسکتے۔۔۔

حقیقت عبادت

یوں تو دنیا میں کروڑوں مسلمان اپنے طور پر عبادات میں مصروف ہیں۔ کوئی کعبے کے گرد چکر کاٹنے کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی ۵ وقت کی اٹھک بیٹھک کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی تبلیغی گشت کو عبادت سمجھ رہا ہے کوئی قرآن سادہ کی تلاوت کو اپنے لیے عبادت سمجھتا ہے مگر ان سب کی اکثریت عبادت کی حقیقی روح سے ناواقف ہیں۔

جس نے اپنے رب کو نہیں پہچانا وہ خسارے میں رہا۔ اپنے معبود سے آشنائی حاصل کیے بغیر ہر عبادت بے سود ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معبود سے انجان ہیں اور انجانے میں عبادت کیے جا رہے ہیں۔ اسی لیے مسلمانوں کی عبادتیں یقین کے بغیر انجام پا رہی ہیں۔ مسلمان ہمیشہ اپنی عبادتوں کے حوالے سے شک میں مبتلا رہتے ہیں۔ انہیں شک رہتا ہے کہ ہم نے جو عبادت کی ہے وہ درست بھی تھی یا نہیں! ہمارے کسی عمل سے کہیں ہماری عبادت باطل تو نہیں ہو گئی! ہماری عبادت دربار خداوندی میں قبول بھی ہو گی یا نہیں! اس حوالے سے مسلمانوں کی ذہنی تشفی کے لیے مختلف کتب شکیات نماز، شکیات عبادات وغیرہ کے نام سے شائع ہوتی رہتی ہیں جن کو پڑھ کر مسلمان اپنی عبادتوں کی درستگی کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سے بھی تشفی نہ ملے تو کسی مجتہد کی توضیح المسائل یا کسی حرامی ملا یا مجتہد کے فتوے کا سہارا لیا جاتا ہے۔

مولا علی فرماتے ہیں ایمان یقین ہے۔ یعنی جو شک کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

عجیب انجان اور بے خبر ہیں مسلمان! جس کو سجدہ کرتے ہیں اس سے لاعلم ہیں اور اسی لاعلمی کی وجہ سے اپنے ہی کیے سجدوں کی بابت شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جب انسان اپنے معبود سے ہی لاعلم ہو گا تو سجدوں پر شک کرنا لازمی امر ہے۔ شک کی حالت میں سجدہ کرنے سے یقین کے ساتھ سو جانا زیادہ بہتر ہے۔ مسلمانوں کو جاننا چاہیے کہ حقیقت عبادت کیا ہے اور حقیقی معبود اور مسجود کون سی ذات ہے۔

مولا علیؑ نے عبادت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا میں عبادتوں کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں مرکز مسجود ہوں۔ دنیا میں جو بھی کہیں بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے مگر جو انجانے میں اپنے حقیقی رب کو پہچانے بغیر سجدہ بجا لاتا ہے اور عبادت کرتا ہے اس کی عبادت ناقابل قبول ہے۔ ہماری بارگاہ میں صرف اس شخص کے سجدے قبول کیے جائیں گے، صرف اس شخص کی عبادتیں قبول کی جائیں گی جو ہمارا "ادراک" رکھتا ہو گا۔

میں انبیا کو عبادتیں سکھانے والا ہوں اور انہوں نے ہمیشہ سے میری عبادت کی ہے۔ میں نے ہی ملائکہ کو سجدہ کرنا سکھایا اور وہ جب سے خلق ہوئے ہیں مجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تمام مخلوقات اپنی تخلیق کے لمحے سے لے کر آج تک میری ہی عبادت اور پرستش میں مصروف ہیں۔ میرا ہی ذکر تمام مخلوقات کی بخشش کا ضامن ہے میں ہی معبود برحق ہوں۔ (بحوالہ کتاب اسرارالحدایت)

مولاؑ کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ عبادت صرف معصومینؑ کی ہی کی جا سکتی ہے۔ وہی معبود ہیں ۔ ہمارے سجدے ہماری عبادات انہی کے لیے ہونی چاہیے ہیں ان سے ہٹ کر کیا گیا ہر سجدہ ہر عبادت باطل ہے اور عبادتوں میں یقین تبھی پیدا ہوگا جب مخلوق اپنے خالق اور معبود کو جان کر اس کے در پر سجدے کرے گی۔

مومن کی ہر عبادت میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی کا شامل ہونا ضروری ہے۔

علیؑ ولی اللہ کی گواہی دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب مومن علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیتا ہے تو اس گواہی کے ذریعے تمام باطل حکمرانوں کا انکار کرتا ہے اور علیؑ کی حاکمیت علیؑ کی ربانیت علیؑ کی وحدانیت اور علیؑ کی الوہیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے معبود حقیقی یعنی مولا علیؑ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے اور علیؑ کی ہی پرستش اور عبادت کرنے کا اعلان کرتا ہے۔

اسی لیے مولا نقیؑ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر تمام عبادتیں بیکار ہیں اور مومنوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی کو شامل کریں۔

بہت سی بازاری ماؤں کی اولادوں کو ولایت علیؑ سے تکلیف پائی جاتی ہے۔

کوئی بدبخت کہتا ہے کہ اذان میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی غیر ضروری ہے ۔ کسی حرامی کی نماز علیؑ ولی اللہ کی گواہی سے باطل ہونے لگتی ہے ۔ ان سب حرامیوں سے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ولایت علیؑ صرف حلالیوں کے لیے ہے حرامیوں کو یہ بے بہا نعمت عطا ہی نہیں کی گئی اس لیے حرامی افراد ولایت علیؑ سے دوری رہیں۔

معصومؑ فرماتے ہیں کہ جو ذکر علیؑ کے بغیر عبادت انجام دیتا ہے وہ مُصلے پر زنا کرتا ہے۔

قول معصوم کی روشنی میں پتہ چل گیا کہ مسلمان دن میں ۵ وقت کیا کرتے ہیں ۔۔۔۔ کبھی اٹھک بیٹھک کرکے زنا کرتے ہیں، کبھی پورا دن بھوکا رہ کر زنا کرتے ہیں، کبھی جا ذکات کر زنا کرتے ہیں اور جب دل نہیں بھرتا تو اجتماعی زنا کرنے کسی یاترا پر نکل جاتے ہیں۔

جس عبادت میں ذکر علیؑ شامل نہ ہو وہ نجاست ہے اور اس کی حیثیت زنا کاری سے زیادہ کچھ نہیں

لعنت ہو ہر اس شخص پر جو علیؑ کے بغیر کوئی عبادت سر انجام دیتا ہے۔

عزاداری حسینؑ

حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کے وجود کا مقصد صرف عزاداری حسینؑ قایم کرنا ہے۔ ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ ہماری ملت بی بی زہراؑ کی دعا کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے۔ بی بیؑ نے اس قوم کو دعا دی تھی جن کے مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان سب مولا حسینؑ کے غم میں گریہ ماتم کریں گے۔ بی بیؑ نے کسی ایسی قوم کے وجود کی خواہش نہیں کی تھی جو نمازیں پڑھتی رہے روزے رکھتی رہے حج ادا کرتی رہے ذکاتیں دیتی رہے کیونکہ یہ سب تو پہلے سے ہی سب مسلمان کر رہے تھے۔ بی بیؑ کی دعا صرف یہ تھی کہ ایک ایسی قوم ہو جو میرے حسینؑ کا گریہ ماتم کرے۔ یعنی شیعوں کے وجود کا مقصد صرف ماتم حسینؑ ہے۔

یہی وہ مقصد ہے جسے ہماری ملت بھولتی جا رہی ہے اور واجبات کو چھوڑ کر مستحبات اور غیر ضروری اعمال کے پیچھے دوڑی جا رہی ہے۔ مولا حسینؑ نے ہمیں عزاداری کی صورت میں ایک عظیم عبادت عطا کی ہے یہی صلوۃ حقیقی ہے جس قایم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ عزاے حسینؑ ہی ہے جو آدمی کو انسان بناتی ہے، انسان کو مومن بناتی ہے، مومن کو متقی بناتی ہے اور متقی کو اولیا و اوصیا کا درجہ دے دیتی ہے۔ عزاداری حسینؑ عبادتوں کی معراج ہے اعلی ترین نماز ہے۔ یہ وہ اعلی ترین عبادت ہے جسے اللہ بھی قایم کرتا ہے۔ عزاداری حسینؑ ہی وہ عمل خیر ہے جو وحدت انسانی کا باعث ہے۔ افسوس اس عبادت سے مسلمان غافل ہوتے جا رہے ہیں اور دور حاضر میں غیر مذاہب کے لوگ اس صلوۃ حقیقی کو قایم کرنے میں زیادہ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ آج دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں عزاے حسینؑ برپا نہ ہوتی ہو۔ دنیا کے جن گوشوں میں ابھی اسلام پہنچا بھی نہیں جہاں آج تک اذان کی صدا تک نہیں سنی گئی وہاں بھی آج عزاے حسینی قایم کی جاتی ہے اور حسین حسین کی صدایں بلند ہوتی ہیں۔ آج جبکہ غیر مذاہب کے لوگ عزاداری حسینؑ کی روح کو سمجھ کر اس اعلی ترین عبادت کو قایم کر رہے ہیں مگر افسوس ملت شیعہ جس کے وجود کا مقصد ہی عزاداری ہے وہ اس اعلی ترین عبادت سے دور ہوتی جا رہی ہے۔

آج جاہل مولویوں ملاوں اور مجتہدوں کے بہکاوے میں آ کر ہماری ملت عظیم ترین عبادت عزاداری حسینؑ کو چھوڑ کر خرافات میں مشغول ہوتی جا رہی ہے۔ عزاداری کے خلاف بالخصوص خون کے پرسے کے خلاف بدنسل مجتہدوں کے فتوے آ رہے ہیں۔ مختلف حیلے اور بہانوں سے عزاداری کو روکا جا رہا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ شیعہ قوم کو اس کے مقصد سے ہٹا کر بیوقوفانہ سرگرمیوں میں الجھا دیا جاے۔ آج عزاداری کے مقابلے میں نماز قران، دعاوں اور مناجات وغیرہ کو لایا جا رہا ہے اور مولویوں کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھو قران پڑھو دعایں کرتے رہو، عزاداری کو چھوڑو اس میں کچھ نہیں رکھا۔

اصل میں عزاداری حسینؑ کے راستے میں رکاوٹ بننے والے تمام ملا مولوی اور مجتہد یزید کی ناجایز اولادیں ہیں اور اسی کی نقش قدم پر چل کر عزاے حسینؑ کی راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں یزید لعنتی بھی اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث تھا۔ دربار شام میں جب سید السجادؑ خطبہ دینا چاہتے اور اپنے فضایل اور اپنے خاندان پر بیتے مصایب کا ذکر کرنا چاہتے تو یزید لعنتی دربار میں با آواز بلند اذان دلوا دیتا

اور امامؑ کو اپنا خطبہ روکنا پڑتا۔ مولا سجادؑ نے ایسی اذانیں دینے والوں پر لعنت کی ہے جن کی اذانیں ذکر حسینؑ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ جب کوفہ و شام کی کسی مسجد میں ذکر حسین کی کوئی مجلس برپا کی جاتی تو یزید اور اس کے حواری قرآن کے سپارے بنا کر مسجدوں میں بٹوا دیتے اور کہتے قرآن پڑھنا قرآن خوانی کرنا ذکر حسینؑ سے زیادہ افضل ہے۔

آج بھی اگر جائزہ لیا جائے تو یزید کے ناپاک بچے یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اور قابل افسوس امر یہ ہے کہ کچھ یزیدی ہماری ملت میں داخل ہو کر یزید کے نقش قدم پر چل کر ہماری ملت کو اس کے مقصد سے ہٹانے میں مصروف عمل ہیں۔

ماہ محرم اور بالخصوص روز عاشور صرف اور صرف عزاداری کے لیے مختص ہے۔ مگر یزیدی مولوی اس روز بھی ہماری ملت کو خرافات میں مصروف رکھنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے کبھی عزاداری سے روک کر عمل اعمال میں الجھا دیتے ہیں کبھی دعائیں منگوانے لگتے ہیں اور جب دل نہیں بھرتا تو جلوس عزا کو روک کر اول وقت نماز پڑھنے کا شوق پورا کیا جاتا ہے۔

بدبخت مولویوں کو ساری عبادتیں، ساری دعائیں، سارے اعمال، ساری نمازیں عاشور کے روز ہی یاد آتی ہیں! ان یزید کے بچوں کو سارا ثواب عاشور کے روز ہی کمانا ہوتا ہے!

مولویوں میں اول وقت نماز کا بڑا شوق پایا جاتا ہے مگر ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تاریخ اسلام میں اول وقت نماز پڑھنے کے شوقین افراد کون تھے اور آج جو افراد

عزائے حسینی کو روک کر اول وقت نماز کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں وہ کس کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اول وقت نماز پڑھنے کے شوقین افراد میں پہلا نام شمر لعین کا ہے۔ شمر لعین نے میدان کربلا میں عصر عاشور یہ صدا بلند کی تھی کہ حسینؑ کا سر جلدی کاٹو مجھے نماز پڑھنی ہے، میری نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ مجھے اول وقت نماز پڑھنی ہے۔ ابن زیاد لعنتی بھی اول وقت نماز پڑھنے کا شوقین تھا۔ جب حضرت مسلم بن عقیلؑ کو ابن زیاد لعنتی کے دربار میں لایا گیا تو ابن زیاد نے کہا خدا کا شکر ہے کہ مسجد کوفہ مسلمؑ کے شر سے پاک ہوئی اب میں ہمیشہ کی طرح مسجد میں اول وقت نماز پڑھ پاؤں گا۔ خدا کی قسم آج تک میری کوئی نماز قضا نہیں ہوئی اور میں نے کبھی مسجد کو ترک کر کے کہیں اور نماز نہ پڑھی۔۔۔۔

تاریخ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ یزیدیوں نے ہمیشہ عزاداری حسین کو روکنے کے لیے نمازوں، قرآن خوانیوں، دعاؤں، اذانوں وغیرہ کا سہارا لیا ہے۔ اب فیصلہ آپ خود کریں روز عاشور جلوس عزا کو روک کر نمازیں پڑھنے والے جاہل لوگ کیا مومن ہو سکتے ہیں ؟؟؟

یہ شمر و یزید اور ابن زیاد کے ہی ناجائز تخم ہیں جو آج بھی ذکر حسینؑ کے دشمن ہیں اور ذکر حسین کو روک کر دوسری سرگرمیوں میں سرگرم ہو جاتے ہیں۔

اس حوالے سے مولا جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ عشق حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔

ماتم حسینؑ جو واجب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بہتر و برتر ہے۔ (بحوالہ کتب مقتل ابو بصیر، کائنات کربلا)

آج کل ایک رجحان اور پایا جاتا ہے۔ کچھ شر پسند افراد نماز اور عزاداری کا مقابلہ کروانے میں مصروف ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نماز اور عزاداری کا کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں۔

عزاداری مقصد دین ہے، وجود دین ہے، ملت جعفریہ کی شہ رگ حیات ہے، صلوۃ حقیقی ہے، اعلیٰ ترین عبادت ہے جبکہ نماز صرف ایک فروعی عبادت ہے۔ اس لیے نماز اور عزاداری کا مقابلہ کرنا صرف جہالت ہے۔

اور وہ نماز جس میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی بھی موجود نہ ہو، تو ایسی نماز کی تو سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ جو نماز ذکر علیؑ سے خالی ہوتی ہے وہ عبادت نہیں ہوتی صرف زنا کاری ہوتی ہے۔ علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیئے بغیر نماز پڑھنے کی وہی حیثیت رہ جاتی ہے کہ سر سجدے میں اور پشت زناکاری میں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ پہلے اپنی نمازوں کو درست کریں پھر نمازیں پڑھنے کے شوق پورے کریں۔

ہماری ملت کو اپنے وجود کا مقصد سمجھنا چاہیے۔ ملت کو سمجھنا چاہیے کہ ملت کی وجہ حیات کیا ہے۔ شیعہ قوم کو صلوۃ حقیقی سے واقف ہونا چاہیے۔

اللہ لعنت بھیجتا ہے ان مصلین پر جو اپنی صلوۃ سے غافل ہیں۔

مولا حسینؑ نے ہم کو عزاداری کی صورت میں اعلیٰ ترین عبادت عطا کی ہے ہم کو اس کی قدر کرنی چاہیے اور صلوۃ اعلیٰ کو قائم رکھنا چاہیے۔

مگر ایک بات مدنظر رہنی چاہیے کہ عزاداری کو اس کی تمام تر حرمت اور تقدس کے ساتھ قائم کرنا ضروری ہے۔ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ عبادت اعلیٰ کے ادب آداب کو بھولتے جا رہے ہیں اور مقصرانہ سوچ ذہنوں پر حاوی ہوتی جا رہی ہے۔ ہم کو اس سے بچنا چاہیے اور عزاداری حسینؑ کو اس کے تمام تر تقدس و احترام کے ساتھ قائم کرنا چاہیے۔ یہ بھی لازم ہے کہ عزاداری تمام تر شعور کے ساتھ قائم ہو۔ بے شعور کی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

عزاداری حسین کو برپا کرنے کے لیے ذہنی اور جسمانی پاکیزگی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جب عزاداری قائم کی جائے تو انسان تمام تر ہوش و حواس میں ہو اور شعور کے ساتھ عزاداری مظلوم کربلا کو قائم کرے۔ کسی نشے میں مبتلا ہو کر بغیر ہوش و حواس بے شعوری عبادت برپا کرنا بے کار ہے۔ مومنین پر لازم ہے کہ وہ فرش عزا کے احترام کریں اور جب فرش عزا پر آئیں تو ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے پاک ہو کر آئیں۔

نماز جو ایک فروعی عبادت ہے اس کو ادا کرنے کے لیے جب انسان وضو کرتا ہے جسمانی پاکیزگی کے ساتھ نماز کے مصلے پر حاضر ہوتا ہے تو عزاداری حسینؑ تو صلوۃ حقیقی ہے اس کے لیے تو ذہنی اور جسمانی پاکیزگی دونوں ہی ضروری ہیں۔

بیشک حسینؑ شعور کے خالق ہیں اور عزاداری حسینؑ انسان میں شعور بیدار کرتی ہے۔ عزاداری حسینؑ صرف سوا دو مہینے کا کوئی فیسٹول نہیں ہے نہ ہی کوئی رسم رواج ہے بلکہ عظیم ترین عبادت ہے اور درد مسلسل ہے۔ عزائے حسینؑ ایک ایسا درد ہے جو ساری زندگی قایم رہتا ہے اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے جب تک سانس چل رہی ہے تب تک مومن کو کو عزاداری حسینؑ رہنا چاہیے۔ مومن کا مقصد وجود صرف عزاداری حسینؑ ہے تو مومنین پر لازم ہے کہ خود کو عزائے حسینؑ میں فنا کر لیں زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جو عزائے حسینؑ سے خالی ہو۔ مولاؑ اپنے تمام ماتمی عزاداروں کو اپنے حفظ و امان میں رکھیں اور ان کی رہنمائی فرمایں۔ آمین یا علیؑ رب العالمین۔

بیشک عزائے حسینؑ مقصدِ دین ہے
منزل ہے ایسی کہ معراج دین ہے
ساری عبادتوں میں ہے افضل ترین یہ
زہراؑ کی تمنا ہے تو زینبؑ کا دین ہے
دیتے ہیں جو فتوے عزائے حسینؑ پے
بدتر ہیں وہ سب ملا نسل یزید سے
شاعر اکبر حسینی

ولایت علیؑ

ولایت علیؑ روحِ دین ہے جس کے بغیر دین کی حیثیت بے جان لاش جیسی ہے۔ علیؑ ولی اللہ ہر مومن کے ایمان کی بنیاد ہے اور ولایت علیؑ پر پوری طرح ایمان لائے بغیر کوئی مومن نہیں ہوسکتا۔

ولایت علیؑ نام ہے علیؑ کی مطلق حکومت کا جو ازل سے قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہنی ہے۔ ولایت علیؑ نام ہے علیؑ کی بادشاہی کا، علیؑ کی حکمرانی کا، علیؑ کی سلطنت کا، علیؑ کی وحدانیت کا، علیؑ کی رحمانیت کا، علیؑ کی الوہیت کا، علیؑ کی ربانیت کا، علیؑ کی معبودیت کا۔

کوئی بھی شخص صرف زبان سے ولایت کا اقرار کرکے ولائی مومن نہیں بن سکتا۔ مومن پر لازم ہوتا ہے کہ وہ جب ولایت علیؑ پر ایمان لائے تو ساتھ ساتھ وہ تمام ناصب حکومتوں، تمام باطل طاقتوں اور تمام شیطانی ولایتوں کا انکار کرے۔ اور صرف ولایت علیؑ پر قائم رہے۔ صرف علیؑ کی حکمرانی، صرف علیؑ کی سلطنت، صرف علیؑ کی بادشاہی، صرف علیؑ کے مطلق اقتدار پر ایمان رکھے۔

جو ولایت علیؑ پر قائم ہوتا ہے وہ علیؑ کی الوہیت، ربانیت، رحمانیت، وحدانیت، اور معبودیت کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہے اور علیؑ کے سوا کسی کو اپنا رازق، خالق، مالک اور رب نہیں مانتا۔ جو علیؑ کا حقیقی ولائی شیعہ ہوتا ہے وہ علیؑ کے گروہ کا حصہ ہوتا ہے۔ وہ علیؑ کے عاشقوں کی جماعت کا حصہ ہوتا ہے۔ علیؑ کا حقیقی شیعہ کبھی کسی باطل سیاسی، مذہبی، لسانی گروہ یا پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جو علیؑ کا ہوتا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔

ولایت علیؑ پر قائم حقیقی شیعہ صرف علیؑ کو اپنا رہبر، قائد، رہنما اور لیڈر مانتا ہے اور کسی باطل انسان کی پیروی نہیں کرتا۔ علیؑ کا حقیقی شیعہ کبھی کسی غیر معصوم کی تقلید نہیں کرسکتا۔ حقیقی شیعہ صرف معصومینؑ کی ہی تقلید اور پیروی کرتے ہیں۔

حقیقی مومن کبھی دنیاوی اقتدار کی خواہش نہیں رکھتا نہ ہی کسی انسان کے اقتدار اور حکومت کو تسلیم کرتا ہے۔ علیؑ کا شیعہ مومن صرف علیؑ کی بادشاہی اور حکومت پر ایمان رکھتا ہے۔

دنیا میں آج جتنے بھی سیاسی و مذہبی اقتدار و حکومت کے نظام ہیں سب ناصبین کے بنائے ہوئے باطل نظام ہیں اور کوئی بھی حقیقی مومن کبھی ان کا حصہ نہیں بن سکتا۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ سیاست دماغ کا خلل ہے اور مومن پر حرام ہے۔ اب جو بھی کسی سیاسی نظام کا حصہ ہے وہ مومن تو نہیں ہوسکتا۔

دنیا میں جتنی بھی حکومتیں ہیں سب غصب شدہ حکومتیں ہیں ان سب حکمرانوں نے حق معصومینؑ کو غصب کرکے حکومتیں بنائی ہیں۔ حقیقت میں حکومت کا حق صرف معصومینؑ کو ہے اور ہر غیر معصوم حاکم ناصب ہوتا ہے۔ ولایت علیؑ پر قائم حقیقی مومن کبھی کسی ناصب کا حامی نہیں ہوسکتا۔

ہر مومن پر لازم ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر مقام پر ہر جگہ پہ علیؑ کی حاکمیت، علیؑ کی بادشاہی، علیؑ کی سلطنت کا اقرار علیؑ ولی اللہ کی گواہی

کی صورت میں کرے۔ ہر مومن پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت کو ولایت علیؑ کی گواہی کے ساتھ انجام دے۔

حقیقی مومن ہمیشہ علیؑ کو رب حقیقی مان کر علیؑ کے در پر ہی سجدہ ریز ہوتا ہے اور علیؑ ولی اللہ کی گواہی دے کر مومن علیؑ کی الوہیت، وحدانیت، ربانیت، رحمانیت و معبودیت کا اقرار کرتا ہے اور علیؑ کی ہی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ امام برحق مولا تقی جل جلالہ فرماتے ہیں جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت علی انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج، زکات) میں ولایت علیؑ کے اقرار کو شامل کرو کیونکہ باطل عبادتوں اور مومنوں کی عبادتوں میں واحد فرق علیؑ ولی اللہ کا ہے۔ (بحوالہ کتاب تجلی ولایت)

معصومینؑ کے دشمنوں سے نفرت کا اظہار

حقیقی مومنوں پر لازم ہے کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے ہر دشمن پر ہر حال میں ہر دور میں تبرا کریں۔ معصومینؑ کے دشمنوں سے نفرت کا سرعام اظہار کرنا ہر مومن پر واجب ہے۔ تبرا فروع دین کا حصہ ہے اور اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز پڑھنا ضروری ہے۔ معصومؑ فرماتے ہیں جو ہمارے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا وہ ہمارے دشمنوں میں سے ہی ہوتا ہے کوئی شخص محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت کا دعوا تب تک نہیں کر سکتا جب تک محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر لعنت نہ بھیج دے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دور کے دشمنان معصومینؑ پر تبرا کیا جائے۔ ہر زمانے کے غاصب اور ظالم پر تبرا کیا جائے ہر دور کے عمر پر لعنت بھیجی جائے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ گزشتہ دور کے دشمنان معصومینؑ پر تو تبرا کیا جائے اور دور حاضر کے دشمنان معصومین کو چھوڑ دیا جائے۔

ہر دور کے منکران ولایت علیؑ اور دشمنان عزاداری حسینؑ پر تبرا کرنا ضروری ہے۔

جس طرح کل کے عمر، بکر، عثمان پر لعنت بھیجنا واجب ہے اسی طرح آج کے خامنہ ای، خمینی، سیستانی پر لعنت بھیجنا واجب ہے۔ جس طرح کل کے سقیفائیوں پر تبرا کرنا واجب ہے اسی طرح آج کے دور کے وہابیوں اور مقصروں پر تبرا کرنا لازم ہے۔ جس طرح کل کے ابو موسیٰ اشعری، ابن قاضی شورے اور ابو حنیفہ جیسے مجتہدوں پر تبرا ضروری ہے ویسے ہی آج کے ہر فتوا باز نجس خور مجتہد اور مقلدین پر لعنت بھیجنا ضروری ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ امام برحق مولا رضا جل جلالہ فرماتے ہیں ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں پر سرعام لعنت بھیجیں۔ ہمارے ہر دشمن پر کھل کر تبرا کرو بالخصوص ہماری دادی زہراؑ کے دشمنوں پر یعنی عمر اور ابو بکر پر زیادہ سے زیادہ لعنت بھیجو۔ اے شیعوں کسی بھی دور میں ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنے کی روش کو ترک نہ کرنا۔ ہمارے دشمنوں پر تبرا کرنا ہمارے شیعوں کی پہچان ہے اور جو بھی ہمارے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا وہ ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا۔ بیشک ہمارے دشمنوں کی خامیوں کو سامنے لانے والے ہی حقیقی شیعہ ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے وہ منافقین میں سے ہیں (بحوالہ کتاب اسرار عمر کشن)

مولاؑ کے فرمان سے واضح ہوا کہ حقیقی شیعہ وہی ہوتا ہے جو دشمنان معصومینؑ پر سرعام تبرا کرتا ہے اور جو معصومینؑ کے کسی بھی دشمن پر تبرا نہیں کرتا وہ منافقین میں سے ہوتا ہے۔

باطل بتوں کی پرستش

۱۴۰۰ سال پہلے مولاؑ نے رسول اللہؐ کے کاندھوں پر سوار ہو کر کعبے میں موجود تمام باطل بتوں کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ مگر انسان باطل پرستی سے باز نہ آیا بس فرق اتنا پڑا کہ لوگوں نے مٹی کے بنے بتوں کی پرستش چھوڑ کر کچھ مخصوص انسانوں کو اپنا بت بنا لیا اور ان کی پرستش شروع کر دی۔

حقیقت میں قابل پرستش و عبادت ہستیاں صرف معصومینؑ کی ہیں جو حقیقتِ توحید ہیں۔ مگر لوگ معصومینؑ کی پرستش و عبادت چھوڑ کر باطل پرستی میں مصروف ہو گئے۔ انسانوں نے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش شروع کر دی اور جس جس سے متاثر ہوتے رہے اس کو پوجتے رہے۔ رسول اللہؐ نے تو فرما دیا تھا کہ سب انسان برابر ہیں اور کوئی کسی سے برتر نہیں مگر انسان معصومینؑ کے دیگر فرامین کی طرح اس قول معصومؑ کو بھی بھلا بیٹھے اور اپنے پسند کے انسانوں کو پوجتے رہے۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

کچھ لوگوں نے ملا مولوی اور مجتہد کو اپنا بت مان لیا ہے اور ان کی پرستش میں مصروف ہیں۔ اس پرستش کے عالم میں لوگ اپنے پسند کے ملا مولوی اور مجتہد کو معصومینؑ کے القابات سے بھی نواز دیتے ہیں۔ کبھی اپنے پسند کے ملا کو مولانا بنا دیتے ہیں تو کبھی اپنے پسند کے مجتہد کو آیت اللہ یا امام بنا دیتے ہیں۔ جبکہ معصومینؑ کے واضح فرامین موجود ہیں جس میں معصومینؑ نے فرمایا ہے کہ آیت اللہ اور امام صرف معصومینؑ ہوتے ہیں کوئی غیر معصوم اپنے آپ کو امام یا آیت اللہ نہیں کہلوا سکتا۔ اسی طرح مولانا بھی صرف معصومین کا لقب ہے اور اسے کسی انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے۔

معصومینؑ کے القابات پر ڈاکہ ڈالنا اور انہیں غصب کر کے اپنے پسندیدہ انسان کو ان القابات سے مخاطب کرنا ہی تو شرک اور مقصری ہے

۔

دوسری طرف کچھ لوگ ایسے ہیں جو کسی علامہ یا ذاکر صاحب کو اپنا بت بنا لیتے ہیں اور ان کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی حال ہے یہ لوگ بھی معصومینؑ کے القابات پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور معصومینؑ کے القابات کو اپنے علامے یا ذاکر صاحب کو دے دیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پسند کے علامہ یا ذاکر صاحب کو عالم،
علمائے حق، قبلہ صاحب، فخر علما اور علما کا سردار یا سلطان جیسے القابات سے مخاطب کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔

مولا صادقؑ فرماتے ہیں ہم سب معصومینؑ علمائے حق ہیں اور ہم سب کے سردار مولا علیؑ ہیں۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں قبلہ میں ہوں۔

جب علمائے حق معصومینؑ ہیں اور علما کے سردار و سلطان مولاؑ ہیں اور قبلہ و کعبہ بھی مولاؑ ہیں تو یہ نجس انسان کس حق سے خود کو علمائے حق، علما کے سردار و سلطان اور قبلہ کہلواتے ہیں؟؟؟؟

جو افراد خود کو علمائے حق، قبلہ، عالم اور علما کا سردار یا سلطان کہلوا رہے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟؟؟

کیا یہ کھلی مقصری اور شرک نہیں؟؟؟

ان بتوں کے پجاریوں کی بھی عجیب عادت ہوتی ہے یہ لوگ اپنے پسند کے ملا، مولوی، مجتہد، علامہ اور ذاکر صاحب کی ہر اچھی بری چیز کو تسلیم کرتے ہیں اور کبھی ان پر تنقید برداشت نہیں کرتے۔ چاہے ان کے ملا، مولوی، مجتہد سرعام مقصری کرتے رہیں یا ان کے پسندیدہ علامہ یا ذاکر صاحب ذکر حسینؑ کی تجارت کرتے رہیں۔ یہ پجاری خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔

اور اپنے خود ساختہ بت کی ہر باطل حرکت کو برداشت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کے بت پر تنقید کر دے تو قیامت آجاتی ہے پجاری حضرات فوراً اپنے بت کی حفاظت کو نکل کھڑے ہوتے ہیں اور بے تکی اور بے جا بحث کے ذریعے باطل کو حق ثابت کرنے کی کوششیں شروع کر دیتے ہیں مگر باطل باطل ہی رہتا ہے چاہے کچھ ہو جائے۔

باطل پرستوں کا ایک طبقہ اور ہے جو سیاسی بازیگروں کو اپنا بت بنا لیتا ہے اور ان کی پرستش شروع کر دیتا ہے۔ حقیقی مومن جو ولایت علیؑ پر قائم ہوتا ہے وہ کسی سیاسی و مذہبی گروہ یا پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتا کیونکہ وہ علیؑ کے گروہ اور جماعت کا حصہ ہوتا ہے۔ مگر بتوں کو پوجنے کے شوقین افراد جوق در جوق سیاسی جماعتوں میں شامل ہوتے ہیں اور باطل اقتداروں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مومنوں کے لیڈر، رہنما، قائد اور رہبر صرف علیؑ ہوتے ہیں مگر آج کل کسی بھی نجس انسان کو قائد، لیڈر، رہنما یا رہبر مان لیا جاتا ہے اور اس کی پوجا شروع ہو جاتی ہے۔

لوگ ہر باطل انسان کی پوجا کر لیتے ہیں مگر اللہ کی حقیقت یعنی معصومینؑ کی پرستش اور عبادت کرتے ہوئے لوگوں کو موت آتی ہے ۔

نہ جانے لوگ معبود حقیقی کو چھوڑ کر چند منٹ کی اچھل کود کے نتیجے میں پیدا ہونے والے انسانوں کی پرستش کیسے کر لیتے ہیں؟؟؟

مولاؑ نے انسان کو عقل اسی لیے دی ہے کہ وہ اپنے رب حقیقی اور معبود کو پہچانے اور باطل پرستی سے باز رہے مگر نہ جانے انسان عقل کا استعمال کیوں نہیں کرتے۔

اور جناب آج کل تو نیا ہی رجحان چل پڑا ہے انسان اپنے جیسے دوسرے انسانوں کو سجدہ کر رہے ہیں اور ان کو خدا بنا بیٹھے ہیں۔

یہی تو غلو ہے !!!

مولا جعفر صادقؑ سے جب غالیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو مولاؑ نے فرمایا غالی وہ ہیں جو مخلوق کو خالق کے برابر سمجھتے ہیں اور مولاؑ نے یہ وضاحت بھی فرما دی کہ ہم معصومینؑ خالق ہیں اور سب انسان مخلوق ہیں۔ اور انسانوں کو معصومینؑ کے برابر سمجھنا ہی غلو ہے۔

اب جو بھی ملا، مولوی، مجتہد، علامہ یا ذاکر صاحب کو معصومینؑ کے القابات سے مخاطب کر رہا ہے وہ بھی غالی ہے اور جو لوگ کسی انسان کو سجدہ کر رہے ہیں وہ بھی غالی ہیں اور غالی کافر سے زیادہ نجس ہوتا ہے۔

مگر کیا کیا جائے !! انسان باطل پرستی سے باز نہیں آ سکتے ان کو کسی نہ کسی انسان کی پرستش کا شوق ہوتا ہے ان کا علاج مولا امام زمانہؑ

کے پاس ہی ہے۔

ایسے افراد کی نفی میں مولا باقرؑ کا ایک فرمان نقل کر رہا ہوں اگر آپ میں عقل ہے تو اپنی اصلاح کیجیے اور باطل پرستی سے باز رہیے اور کسی انسان کے آگے جھکنے سے پہلے ایک بار سوچیے ضرور۔ مولا باقرؑ نے فرمایا جو بھی اپنی پرستش کرواتا ہے۔ جو بھی انسان ہوتے ہوئے خود کو تم سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کوئی بھی انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کو اپنے آگے جھکاتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔ ایسے افراد سے دوری اختیار کرو یہی افراد ہمارے حق کے غاصب ہیں کیونکہ قابل عزت و تکریم شخصیات صرف معصومینؑ کی ہیں۔

ناشرِ تبرا غلام علی کی تمام کتب INTERNET پر بھی پڑھی جا سکتی ہیں

www.booksofghulameali.webs.com